مطبوعات

قادیانیت مطالعہ و جائزہ | از: مولانا ابوالحسن علی ندوی۔ ضخامت ۳۲۸ صفحات (بڑا سائز) مجلّد، رنگین گردپوش، چکنا سفید کاغذ، روشن کتابت۔ دیدہ زیب طباعت، قیمت چار روپے۔ ناشر: مکتبہ دینیات ۱۳۴ شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

مولانا ابوالحسن علی ندوی دنیائے اسلام میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اُن کی گہری مذہبیت، اُن کے اخلاص، ان کے تبحرِّ علمی، ان کے عمل کی مداومت اور عربی اور اُردو کے دلاویز اسلوبِ نگارش نے ہر اس شخص سے خراجِ عقیدت حاصل کیا ہے جو دین کا کچھ بھی درد رکھتا ہو۔

زیرِ تبصرہ کتاب اُن کی تازہ تصنیف ہے جس میں انہوں نے قادیانی مسئلہ کا بڑے سنجیدہ انداز میں جائزہ لیا ہے۔ گذشتہ سال یہ کتاب عربی میں "القادیانی والقادیانیۃ" کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ اب اسے فاضل مصنّف نے یہاں کی ضروریات کے پیشِ نظر اُردو میں منتقل کر دیا ہے۔ بعض مفید اور قابلِ قدر اضافوں نے اس ترجمہ میں ایک مستقل تصنیف کی شان پیدا کر دی ہے۔

تبصرہ نگار کے نزدیک قادیانی مذہب کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک ذہنی شبخون تھا جو نیند کے ماتے مسلمانوں پر انگریز کی شہ سے مارا گیا۔ ملّتِ اسلامیہ کے لیے یہ ایک ایسا دردناک حزنیہ، ایک ایسی المناک ٹریجڈی اور ایک ایسی وحشتناک تحریک ہے جس کے اثرات کو دیکھ کر مسلمان تو کیا غیر مسلموں کی بھی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔

دنیا میں جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے انہوں نے مخلوقِ خدا کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں داخل کیا، دنیا کی تنگی سے نجات دے کر وسعت و کشائش

کی راہیں دکھائیں ظلم و جور سے بچا کر انہیں عدل و انصاف کی فضا میں آباد کیا اور اس طرح انسانیت کی سطح کو بلند کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعویٰ کے ساتھ خدا کے بندوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ انگریز کی بندگی اختیار کریں اور ظلم و جور کے اس طوق کو ہنسی خوشی پہن لیں۔ یہ ہے اس تحریک کا منتہائے مقصود۔

اس کے علاوہ خدا کے پاکباز بندوں نے اپنے افکار و نظریات سے ہمیشہ اس بات کو ثابت کیا کہ علم کوئی گورکھ دھندا نہیں کہ جس سے لوگوں کو دھوکے دیئے جائیں بلکہ وہ ایک روشنی ہے جس سے آدمی دوسروں کو راہ دکھا سکتا ہے لیکن آپ مرزا صاحب کی ساری تحریریں اور تقریریں پڑھ جائیے، آپ کو معلوم ہوگا کہ زندگی ابن الوقتی اور بے اصولے پن کا دوسرا نام ہے اور علم بھول بھلیاں ہیں جن میں ایک انسان کو بڑی آسانی کے ساتھ پھانسا جا سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے اس علم کے خلاف جو انگریز کے آنے کے بعد نئے انداز کی جہالت اور اس تہذیب کے خلاف جو نئی قسم کی وحشت اور اس ترقی کے خلاف جس کی روشنی میں جہنم کی آنچوں کا اثر تھا کوئی منظم کوشش نہ کی بلکہ لوگوں کے دماغوں کو اپنے گمراہ کن خیالات سے اس قدر الجھا دیا کہ ان کے اندر حق و باطل کی کوئی تمیز بھی باقی نہ رہی اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے تنگ آ کر دین کو ہی خیرباد کہہ دیا۔

مولانا ابوالحسن نے بڑی دیدہ وری سے مرزا صاحب کے سیرت و کردار، ان کے مقاصد اور ان کے طرزِ استدلال کا جائزہ لیا ہے۔

سب سے پہلے مرحلے پر ہی دیکھیے کہ وہ کس طنطنے کے ساتھ براہینِ احمدیہ کی ۵۰ جلدیں لکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جب کام مکمل نہیں ہوا تو یہ مضحکہ خیز دلیل پیش کر کے لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور

چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں میں وہ وعدہ پورا ہو گیا (دیباچہ براہین احمدیہ ج ۵ ص۷)

مرزا صاحب کی تاویلات کی فہرست بڑی لمبی ہے لیکن یہاں ہم صرف اُس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں:

مرزا صاحب کے مخالفین نے ان پر اعتراض کیا کہ نزول مسیح کی جن احادیث سے وہ استدلال کرتے ہیں اور اُن پر اپنی دعوت و دعویٰ کی بنیاد رکھتے ہیں ان میں یہ بھی تو آتا ہے کہ جس وقت حضرت مسیحؑ نزول فرمائیں گے اُن پر زرد چادریں ہوں گی۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رُو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال ہیں۔

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

ذرا انگریز پرستی ملاحظہ ہو:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام

ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب ص۱۵)

مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے نکاح کے لیے جس قسم کے پاپڑ بیلے اور مختلف موقعوں پر جو شرمناک کھیل کھیلا وہ ایک عام انسان کی سطح سے بھی بہت پست چیز ہے۔ انہوں نے اس نکاح کو اپنے سچا اور جھوٹا ہونے کا خود ہی معیار بنایا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے کہ جس چیز کو انہوں نے حق و باطل کا مدار ٹھہرایا تھا اُسی کے مطابق اُس ذات نے انہیں جھوٹا ثابت کیا۔ مرزا صاحب کے نکاح کا خواب خواب ہی رہا، شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

کتاب کے آخر میں فاضل مصنف نے یہ فکر انگیز بحث اٹھائی ہے کہ کیا قادیانیت ایک فرقہ ہے یا ایک مستقل مذہب۔ اُن کا تجزیہ بالکل صحیح اور درست ہے اور ہمارے نزدیک یہی اصل میں کتاب کی جان ہے۔ اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں:

"وہ (قادیانیت) قلب و دماغ اور فکر و اعتقاد کا ایک نیا مرکز قائم کرتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اس کو ایک فرقہ اور فقہی یا کلامی دبستان یا مکتبِ خیال سے زیادہ ایک مستقل مذہب اور نظامِ زندگی کی شکل عطا کرتی ہے ...... جو افراد خلوص اور جوش کے ساتھ اس تحریک و دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں، ان کے فکر و اعتقاد کا مرکز بدل جاتا ہے ...... انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع ہی سے کام کر رہا ہے اور وہ اب بلوغ و پختگی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ قادیانی اصحاب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعائر و مقدسات کے ساتھ قادیانی شعائر اور مقدسات کا مقابلہ کرتے ہیں اور اُن کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں صحابہ کرامؓ کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکز و مقام حاصل ہے وہ ظاہر ہے لیکن قادیانی

اصحاب مرزا صاحب کے رفقا اور ہم نشینوں کو صحابۂ رسول ہی کا درجہ دیتے ہیں۔"
ص ۱۷۱-۱۷۷

مولانا نے فصل سوم میں قادیانیت کی لاہوری شاخ کا بھی جائزہ لیا ہے اور محمد علی لاہوری کے تفسیری کارناموں کی قلعی کھولی ہے۔ انہوں نے نہایت واضح مثالوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تفسیر تفسیر نہیں بلکہ قرآن مجید کی تحریف معنوی اور تلعب بالقرآن ہے جس سے الحاد اور زندقہ کے دروازے کھلتے ہیں۔

کتاب کے بالکل آخر میں انہوں نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ امتِ مسلمہ دورِ جدید میں ایک ایسے رہنما کی محتاج ہے جو عالمِ اسلامی میں روحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کردے۔ جو اپنی ایمانی قوت اور دماغی صلاحیت سے دین میں ادنیٰ تحریف و ترمیم قبول کیے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصرِ حاضر کی بے چین روح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کرسکے اور شوخ و پرجوش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف وہ عالم اسلام میں پھیلی ہوئی مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کو دُور کرنے کی بھی جدوجہد کرے۔

یہ ہیں اس وقت امتِ مسلمہ کے تقاضے۔ فاضل مصنف کے اس معیار کے مطابق جو بالکل درست ہے، جب ہم مرزا صاحب کی "خدمتِ دینی و ملّی" کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں سخت مایوسی ہوتی ہے۔ انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے فرنگی کی خدمت کرنے اور مسلمانوں سے لڑنے جھگڑنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کیا۔

انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کے فکر میں سلجھاؤ، طبیعت میں سلامت، مزاج میں اعتدال، سیرت میں مضبوطی اور اخلاق میں پاکیزگی پیدا کی۔ پھر انہوں نے اجتماعی حیثیت سے بھی ایک ایسے نظام کی داغ بیل ڈالی جس کی معاشرت میں حسنِ سلوک، تہذیب میں نفسیت، تمدن میں توازن، معیشت میں عدل و مواساۃ ہو۔ لیکن جب مرزا صاحب تشریف لائے تو انہوں نے

لوگوں کے ذہن میں الجھاؤ، طبیعت میں جوش اور اشتعال، سیرت میں بے اصولا پن اور اخلاق میں ابن الوقتی پیدا کرنے کے سامان مہیا کیے اور اجتماعی حیثیت سے ایک ایسا نظام قائم کر گئے جو ہر قسم کے جور و جفا کو نہ صرف برداشت کرتا ہے بلکہ اس کی تائید و حمایت بھی کرتا ہے۔ اور اس نظام کی سربراہی کا منصب جس شخص کو حاصل ہو جائے اُسے ایک ایسی حیثیت مل جاتی ہے جس کے سامنے اختلاف دم بخود رہے، جس کے روبرو تنقید مہر بلب رہے اور آزادی جس کے حضور میں سینے پر ہاتھ باندھ کر وقت گزار دے۔

دین کی باتیں | تالیف مولانا محمد عبدالحی صاحب۔ شائع کردہ مکتبہ الحسنات۔ رامپور (بھارت)، قیمت ایک روپیہ پچھتر نئے پیسے (۱۲؍عہ) صفحات ۲۵۳۔

کتاب کے تعارف میں فاضل مصنف فرماتے ہیں "عرصے سے اس ضرورت کا احساس کیا جا رہا تھا کہ جن لوگوں کے لیے مشکل عبارتوں اور علمی بحثوں کو سمجھنا دشوار ہے ان کے لیے کوئی ایسی کتاب تیار کی جائے جو آسان زبان اور سادہ انداز میں دین کا اجمالی تعارف کرا سکے اور جس کے پڑھنے کے بعد ایک عام آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور اعمال کیا ہیں، زندگی کے مختلف گوشوں میں اسلام کیا رہنمائی کرتا ہے اور ایمان اور اسلام کے وہ تقاضے کیا ہیں جنہیں پورا کرنا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔"

ہم نے اس کتاب کو اوّل تا آخر پڑھا ہے اور ہم مولانا محمد عبدالحی صاحب کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس مقصد میں بہت کامیاب ہیں۔ کتاب کی زبان نہایت سادہ اور انداز بیان بڑا دلکش ہے اور اس کے مطالعہ کے بعد ایک شخص دین کے تقاضوں سے بآسانی واقف ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں یہ کتاب اسلامی پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

دین کی خدمت یعنی مسلمان مردوں کی ذمہ داری | تالیف مولانا ابوسلیم محمد عبدالحی صاحب۔ شائع کردہ: مکتبہ الحسنات رام پور (بھارت)، قیمت فی جلد ایک روپیہ۔

اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک مسلمان پر مسلمان ہونے کی حیثیت سے کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اُسے ان سے کس طرح عہدہ برآ ہونا چاہیے۔ کتاب کے آخر میں اس راہ کی مشکلات کا بھی قدرے تفصیل سے ذکر موجود ہے اور پھر ان مشکلات کے حل کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

دین کی حفاظت مسلم خواتین کے کرنے کا کام | تالیف ابو سلیم محمد عبدالحی صاحب۔ شائع کردہ: مکتبہ الحسنات رام پور (بھارت)۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔

اس کتابچہ میں فاضل مصنف نے خواتین کو اُن کے فرائض سے آگاہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے ان کی ذمہ داریاں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ نازک اور اہم ہوتی ہیں۔ اسلام کو سربلند کرنے کے لیے کوئی جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی اگر خواتین اُس میں پوری طرح شامل نہ ہوں۔

اخلاقی کہانیاں حصہ اوّل، دوم، سوم | مرتبہ جناب افضل حسین صاحب ایم، اے، ایل، ٹی۔ ناشر اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔

اخلاقی کہانیوں کا یہ مفید سیٹ بچوں کے اندر اسلامی سیرت و کردار پیدا کرنے کے لیے لکھا گیا ہے۔ اور اس معاملے میں یہ ایک قابلِ قدر کوشش ہے۔ ٹائیٹل دیدہ زیب اور دلکش ہیں اور بچوں کے ذوق کے عین مطابق۔